قرآنی بیان

تبرکات کی تعظیم

(پارہ:02، سورۂ بقرہ:248)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے



18 ستمبر 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 06 ربیع الثانی، 1448ھ)

کے جمعۃُ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
18 ستمبر 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 06 ربیع الثانی، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:02، سورۂ بقرہ:248)

تبرُّکات کی تعظیم

(اللہ والوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی تعظیم اور ان سے برکت لینے کا بیان)

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- تابُوتِ سَکِینَہ کا تعارُف صفحہ:06
- صحابیٔ رسول نے سَکِینَہ دیکھا صفحہ:09
- اشیا کے بابرکت ہونے کا ایک راز صفحہ:12
- صحابۂ کرام اور تعظیمِ تبرُّکات صفحہ:19

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کا فرمان ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔[1]

اُنھیں کس کی دُرود کی پروا ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں
دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے

بھیجے جب اُن کا کردگار درود آپ خوش ہو کے بار بار درود
لَب سے جاری ہو بار بار درود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:248)

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:211، حدیث:2663۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ:125 ملتقطاً۔

ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور اُن سے اُن کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے ربّ کی طرف سے دِلوں کا چین ہے اور معزّز موسیٰ اور معزّز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا بقیہ ہے، فرشتے اُسے اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! پچھلا مہینا ماہِ میلاد یعنی ذِکرِ مَحْبُوبِ خدا صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کا مہینا تھا، اب اللہ پاک کے فضل سے ذِکرِ اَوْلیا کا مہینا یعنی ربیعُ الثّانی شُروع ہو گیا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ہم عاشقانِ رسول پر بڑا ہی کرم ہے، ہمارے لیے جمع ہونے، محفلیں سجانے، اللہ پاک اور اس کے پیاروں کی طرف لَو لگانے کے مواقع آتے ہی رہتے ہیں ❁ محرم شریف میں ہم نے اَہْلِ بیتِ پاک کا ذِکرِ خیر کیا ❁ صَفَر میں یومِ داتا حضُور اور یومِ رضا آگیا ❁ ابھی وہ تذکرے ختم نہ ہوئے تھے کہ ماہِ میلاد یعنی سب عیدوں سے بڑی عید کا مہینا تشریف لے آیا ❁ اب ولیوں کے سردار، یعنی گیارہویں والے پیر، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ذِکرِ خیر کا مہینا ہے ❁ پھر یومِ صدیقِ اکبر آجائے گا ❁ رَجَب شریف میں یومِ خواجہ اجمیر، پھر ذِکرِ معراجِ مصطفےٰ ہو گا ❁ شعبان میں شبِ بَراءَت ❁ پھر رمضان کریم کی برکتیں ❁ پھر آگے حج کے مہینے آجائیں گے۔ غرض؛ کسی نہ کسی طرح عاشقانِ رسول، اللہ پاک اور اس کے پیاروں کے ذِکر میں، محفلیں سجانے، ذِکْرُ اللہ کرنے، مسجدوں کی طرف لَو لگانے کے انداز اپناتے ہی رہتے ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! اللہ پاک ہماری اِن نسبتوں کو سلامت

رکھے۔ ویسے تو نفس و شیطان بہت سُستی دِلاتے ہیں، بَس اِن اللہ والوں کی برکت سے کسی نہ کسی طرح مسجد کی طرف، ذِکْر و فِکْر کی طرف لَو لگی ہی رہتی ہے۔

آیتِ کریمہ کی مُختَصَر وضاحت

ہم نے پارہ:2، سورۂ بقرہ کی آیت:248 سننے کی سَعادت حاصِل کی۔ آیتِ کریمہ کا پسِ مَنْظَر یُوں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ انبیائے کرام علیہم السَّلام وحی کے ذریعے اُن پر بادشاہ مقرر فرمایا کرتے تھے۔[1] حضرت شمویل علیہ السَّلام کے زمانۂ نبوت کی بات ہے، بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرّر کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت شمویل علیہ السَّلام نے اللہ پاک کے حکم سے حضرت طَالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کو بادشاہ مُقرّر کیا، حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ مَعَاشی لحاظ سے ایک غریب آدمی تھے اور بظاہِر معاشرے میں کوئی بڑا عُہدہ اور مقام بھی نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ بنی اسرائیل نے اس فیصلے کی مخالفت کی کہ طَالُوت تو غریب ہیں، یہ بادشاہ کیسے بن سکتے ہیں؟[2] اس پر اس وقت کے نبی حضرت شمویل علیہ السَّلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا:[3]

اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ2، سورۂ بقرۃ:248)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے ربّ کی طرف سے دلوں کا چین ہے۔

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:246، جلد:2، صفحہ:546۔
2 ... سیرت الانبیاء، صفحہ:663۔
3 ... تفسیر خازن، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:1، صفحہ:180۔

مزید فرمایا:

وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:248)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور معزّز موسیٰ اور معزّز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا بقیہ ہے۔

تابُوتِ سکینہ کا تعارُف

❁ یہ تابُوت شَمشَاد نامی درخت کی لکڑی کا تھا ❁ اس پر سونے کا کام کیا گیا تھا ❁ 3 گز لمبا اور 2 گز چوڑا تھا۔[1] **روایات کے مُطابِق** جب حضرت آدم علیہ السَّلام جنّت سے زمین پر تشریف لائے تھے، اس وقت آپ کو یہ صندوق عطا کیا گیا تھا۔ جو نَسْل دَر نسل چلتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السَّلام تک پہنچا۔[2] ❁ جب یہ صَنْدُوق حضرت آدم علیہ السَّلام کو عطا ہوا، اس وقت اس میں ❁ تمام انبیائے کرام اور اُن کے عالیشان مکانات کی تصویریں تھیں ❁ آخر میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم اور ❁ آپ کے مکانِ عالیشان کی تَصوِیر مبارَک سُرخ یاقوت (یعنی لال رنگ کے قیمتی پتھر) کے اندر رکھی گئی تھی۔

ذِہن میں رہے کہ یہ تصویریں انسان کی بنائی ہوئی نہیں تھیں بلکہ قدرتی تھیں ❁ جب یہ صَنْدُوق حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کو ملا تو آپ اس میں اپنا اہم اور ضروری سامان بھی رکھا کرتے تھے۔ مزید اس صَنْدُوق میں ❁ تورات شریف کی تختیوں کے کچھ ٹکڑے ❁ جنتی لاٹھی ❁ حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کا لباس مبارَک ❁ حضرت ہارُون علیہ السَّلام کا عمامہ شریف ❁ آپ کی لاٹھی شریف ❁ حضرت سلیمان علیہ السَّلام کی انگوٹھی مبارک ❁ اور بنی

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:2، صفحہ:559۔
2 ... تفسیر بغوی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:1، صفحہ:256۔

اسرائیل پر اُترنے والے من وسلویٰ میں سے کچھ کھانا موجود تھا۔[1]

تابُوتِ سَکِینَہ کی برکتیں

حضرت موسیٰ علیہ السّلام جنگ کے وقت اس صَنْدُوق کو آگے رکھتے تھے، اس سے بنی اسرائیل کو سکون نصیب ہوتا تھا۞ بنی اسرائیل کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو وہ اس صَنْدُوق کو سامنے رکھ کر دُعا کرتے تو ان کی دُعائیں قبول ہوتی تھیں۞ دُشمن کے مقابلے میں اس صَنْدُوق کی برکت سے فتح ملتی تھی۞ جب بنی اسرائیل کا آپس میں اِختلاف ہو جاتا تو اسی صَنْدُوق سے فیصلہ کرواتے، اس صَنْدُوق کے اندر سے آواز آتی تھی۔[2]۞ اس صَنْدُوق کی برکت سے بنی اسرائیل سے آفتیں اور بلائیں ٹلتی تھیں۔[3]

صَنْدُوق چھین لیا گیا

جب بنی اسرائیل نے اللہ پاک کی بہت زیادہ نافرمانی کی تو اُن پر یہ غضب اُترا کہ قومِ عمالقہ جو بہت ظالِم اور غیر مسلم قوم تھی، انہوں نے بنی اسرائیل پر بہت بڑے لشکر کے ساتھ حملہ کیا، بنی اسرائیل کی بستیاں تباہ کر دیں اور تابُوتِ سَکِینَہ بھی اُٹھا کر لے گئے۔[4]

تابوتِ سَکِینَہ کی بے ادبی کی نحوست

قومِ عمالقہ چونکہ غیر مسلم قوم تھی، چنانچہ انہوں نے تابُوتِ سکینہ کی کوئی قدر نہ پہچانی اور اس مقدّس صَنْدُوق کو گندی جگہ پر رکھ دیا۔ اس بے ادبی کی نُحُوسَت یہ ہوئی کہ

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:2، صفحہ:559۔
2 ... تفسیر قرطبی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جز:3، جلد:2، صفحہ:163۔
3 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:2، صفحہ:560۔
4 ... تفسیر بغوی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:1، صفحہ:257۔

قومِ عمالقہ مختلف بیماریوں کا شکار ہو گئے۔[1]

ان کی 5 بستیاں ہلاک ہو گئیں، ان مسلسل مصیبتوں کو دیکھ کر انہیں یقین ہو گیا کہ ہو نہ ہو، یہ مشکلات اسی صَنْدُوق کے سبب سے ہیں، چنانچہ انہوں نے یہ مقدّس صَنْدُوق ایک بیل گاڑی پر رکھا اور بنی اسرائیل کی جانِب روانہ کر دیا۔[2]

اِدھر بنی اسرائیل میں یہ وہی وقت تھا جب حضرت شمویل علیہ السّلام حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کو بادشاہ مُقرّر کر رہے تھے۔ جب بنی اسرائیل نے اس پر نشانی طلب کی تو آپ نے فرمایا: حضرت طالُوت رحمۃُ اللہِ علیہ کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمہارا کھویا ہوا تابوتِ سکینہ تمہارے پاس واپس آجائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا؛ تابوتِ سکینہ ان کے پاس واپس آگیا اور کس شان سے آیا؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:248)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: فرشتے اُسے اُٹھائے ہوئے ہوں گے، بیشک اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

یعنی اس تابوت کو فرشتوں کی ایک جماعت اُٹھا کر لائے گی۔ اس میں تمہارے لیے نشانی ہے۔[3]

سیکھنے کی چند باتیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہ آیتِ کریمہ جو ہم نے سُنی، اس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:2، صفحہ:506 ملتقطاً۔
2 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:2، صفحہ:560 ملتقطاً بتغیر۔
3 ... تفسیر خازن، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:1، صفحہ:182۔

ملتا ہے۔

سَکِینَہ کسے کہتے ہیں؟

پہلی بات تو یہ کہ سَکِینَہ کسے کہتے ہیں؟ اس کی وضاحت میں مختلف اَقْوال ہیں؛ ایک یہ ہے کہ سکینہ ایک خاص قسم کا سکون اور اطمینان ہے جو اللہ پاک دِل میں پیدا فرما دیتا ہے۔[1] آپ کو بھی کبھی تجربہ ہوا ہو گا؛ بعض دفعہ ہم بہت بڑی مشکل میں پھنس جاتے ہیں، ایسی مشکل کہ دِل دہل جاتے ہیں، آدمی اندر سے بے چین ہو جاتا ہے۔ مگر پھر نہ جانے کیا ہوتا ہے کہ دِل کو ڈھارس مل جاتی ہے، بے چین دِل اچانک سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ یہ جو دِل کو اِطْمینان ملتا ہے، اسے **سَکِینَہ** کہا جاتا ہے۔[2]

غزوۂ بدر کا موقع تھا، صحابۂ کرام علیہم الرّضوان میدانِ جہاد میں تھے، سامنے ایک ہزار کا لشکر موجود تھا، اس وقت صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کی حالت ایسی تھی کہ ایک ہزار کے مقابلے میں ایک تہائی (***One-third***) تھے، اُن کے پاس چند تلواریں تھیں۔

اب بھلا سوچئے! اپنے سے 3 گُنا بڑے لشکر کے سامنے موجود ہوں، ہاتھ میں تلواریں بھی نہ ہوں، نہتے ہوں، عمومی بات کریں تو یہ کس قدر خطرے اور خوف کی بات ہو گی، دِل دہل رہے ہوں گے، بَس دِلوں پر موت کا انتظار طاری ہو جائے گا کہ سامنے جتنا بڑا لشکر ہے اور ہماری جو حالت ہے، اب تو بَس موت ہی آنی ہے۔

مگر قربان جایئے! صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کے دِلوں پر اس وقت ایسا سَکِینَہ اُتر رہا تھا کہ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان اپنے سے 3 گُنا بڑے لشکر کے سامنے کھڑے کھڑے ہی سَو

---

1 ... تفسیر خازن، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:1، صفحہ:181۔
2 ... تفسیر طبری، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:2، صفحہ:626 ماخوذاً۔

رہے تھے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ (پارہ:9، سورۂ انفال:11)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: یاد کرو جب اس نے اپنی طرف سے تمہاری تسکین کے لیے تم پر اُونگھ ڈال دی۔

یہ ہے سَکِینَہ...!! ایسا لمحہ جب خوف سے دِل دہل جائیں، صحابۂ کرام علیہم الرّضوان پر اتنا سَکِینَہ اُترا کہ انہیں اطمینان کے سبب نیند آگئی۔[1]

ایک خاص قسم کی ہَوَا

❁ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: سَکِینَہ ایک خاص قسم کی ہَوَا ہے، (جب یہ ہوا چلتی ہے تو دِلوں کو اطمینان و سکون مل جاتا ہے)۔[2] ❁ علّامہ نَوَوِی فرماتے ہیں: سَکِینَہ کے اندر رَحمت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔[3]

صحابیِ رسول نے سکینہ دیکھا

حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جو صحابیِ رسول ہیں، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کی بات ہے، ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ رات کے وقت سُورۂ کہف کی تلاوت کر رہے تھے، پاس ہی گھوڑا بندھا ہوا تھا، گھوڑے نے اچانک اُچھل کُود شروع کر دی۔ صحابیِ رسول نے تِلاوت روکی، دیکھا تو ایک خاص قسم کا بادَل تھا جو مسلسل قریب سے قریب آتا چلا جا رہا تھا۔ اسی

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:9، سورۂ انفال، زیرِ آیت:11، جلد:9، صفحہ:514۔
2 ... تفسیر طبری، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:248، جلد:2، صفحہ:624، رقم:5668 بتغیر۔
3 ... شرح مسلم للنووی، کتاب فضائل القرآن، باب نزول السکینہ... الخ، جلد:2، جز:6، صفحہ:94، تحت الحدیث:795 ملتقطاً۔

بادَل کو دیکھ کر گھوڑا اُچھل کُود کر رہا تھا۔

صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ اس مَنظر کو دیکھ کر بڑے حیران ہوئے، صبح کو بارگاہِ رسالت میں سارا معاملہ عرض کیا، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ

یعنی یہ بادَل اصل میں سکینہ تھا جو قرآنِ کریم کی برکت سے نازِل ہوا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! مَعْلُوم ہوا؛ سَکِینَہ اللہ پاک کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے، جب یہ مخلوق دِل پر اُترتی ہے یا دِل کے قریب سے گزرتی ہے تو دِل کو اطمینان اور سکون مِل جاتا ہے۔

اُمّتِ مسلمہ کی ایک فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک بہت اَہم بات عرض کروں؛ ہم جو پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی اُمّت ہیں، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے صدقے ہم پر بہت کرم نوازیاں ہیں۔ وہ بنی اسرائیل تھے، سَکِینَہ اُن کے لیے بھی اُترتا تھا مگر فرق دیکھیے! بنی اسرائیل کے لیے یہ سَکِینَہ پہلے تابُوت پر اُترتا تھا، وہاں سے بنی اسرائیل کے دِلوں کی طرف منتقل ہوتا تھا مگر اُمّتِ مسلمہ کی یہ شان ہے کہ ہمارے لیے کوئی تابُوت موجود نہیں ہے، ہمارے لیے یہ سَکِینَہ ڈائریکٹ ہمارے دِلوں پر اُترتا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اِطمینان اُتارا تاکہ ان

1 ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الکہف، صفحہ: 1296، حدیث: 5011 ملتقطاً۔

اِیْمَانِهِمْ ط (پارہ:26، سورۂ فتح:4) | کے یقین پر یقین میں اضافہ ہو۔

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ ہمارے لیے یہ خاص اِنْعام ہے کہ ہمارے دِلوں پر تابُوت کے واسطے کے بغیر ڈائریکٹ سَکِینَہ اُترتا ہے۔

اُمّتِ مسلمہ کے دِل مضبوط ہیں

روایت ہے: حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کو جب حکم ہوا اور آپ بنی اسرائیل کے 70 افراد کو لے کر کوہِ طُور پر تشریف لے گئے، تب اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السَّلام!

فَاِنِّیْۤ اَجْعَلُ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

ترجمہ: پس میں سکینہ بنی اسرائیل کے دِلوں میں رکھوں گا۔

جب یہ بات بنی اسرائیل کے سامنے رکھی گئی تو وہ بولے:

وَ لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَّحْمِلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِنَا فَاجْعَلْهَا لَنَا فِیْ تَابُوْتٍ

ترجمہ: ہم یہ طاقت نہیں رکھتے کہ ہمارے دِل سکینہ کا بوجھ برداشت کر سکیں، لہٰذا ہمارے لیے تابُوت ہی میں سَکِینَہ رکھ دیا جائے۔[1]

اللہُ اکبر! پتا چلا؛ سَکِینَہ بہت ہی اعلیٰ چیز ہوتی ہے، ہر دِل اسے برداشت نہیں کر سکتا ہے مگر قربان جایئے! اللہ پاک نے مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے اِس اُمّت کے دِل اتنے مَضْبُوط بنائے ہیں کہ ان کے دِلوں پر سَکِینَہ ڈائریکٹ اُترتا ہے اور یہ اُمّت اسے برداشت کر لیتی ہے۔

تبرکات کی برکات

پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ جو ہم نے سُنی، اس پر مزید ذرا غور کیجیے! اس تابُوت

---

1 ... تفسیر عبد الرزاق، پارہ:9، سورۂ اعراف، زیرِ آیت:156، جلد:2، صفحہ:92، رقم:941 ملتقطاً۔

میں کیا تھا؟

وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:248)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا بقیہ ہے۔

پتا چلا؛ اس تابُوت میں اور تبرُّکات کے ساتھ ساتھ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارُون علیہما السَّلام کے تبرُّکات بھی تھے۔ اِن تبرکاتِ مقدَّسہ کی یہ شان تھی کہ اِن کی برکت سے دِلوں کو سکون ملتا تھا، دُعائیں قبول ہوتی تھیں، جنگوں میں فتح ملتی تھی اور مشکلات ٹل جاتی تھیں۔

اشیا کے بابرکت ہونے کا ایک راز

شاہ وَلِیُّ اللہ مُحَدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب بندہ اللہ کا مَحْبُوب بن جاتا ہے تو ❁ اللہ پاک کی رحمت اُس کی طرف متوجہ رہتی ہے ❁ وہ بندہ آسمانوں کا دولہا ہوتا ہے ❁ اللہ کا مَحْبُوب بندہ جس جگہ ہو، وہاں فرشتوں کی بارات اُترتی ہے ❁ وہاں نُور کی برسات ہوتی ہے ❁ اللہ پاک کی رحمت ہر وقت اس کے شامِل حال رہتی ہے ❁ جس چیز کو اللہ پاک کے مَحْبُوب بندے سے نسبت ہو جائے، اللہ پاک کی رحمت اس پر بھی اُترتی ہے، اسی وجہ سے اللہ پاک کے مَحْبُوب بندوں سے نسبت رکھنی والی چیزیں، ان کا لباس عام لوگوں کے لباس سے، ان کے استعمالی برتن، عام لوگوں کے برتن سے، ان کی جائے نماز عام لوگوں کی جائے نماز سے، ان کا گھر عام لوگوں کے گھر سے، ان کے مزارات وغیرہ عام لوگوں کی نسبت اعلیٰ اور ممتاز ہوتے ہیں۔[1]

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے والد محترم مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ عبادت کی برکات

---

1 ...فیوض الحرمین (مترجم)، صفحہ:60 بتغیر۔

بیان کرتے ہوئے **لکھتے ہیں:** جو بندہ کثرت سے اللہ پاک کی عبادت کرتا ہے، اللہ پاک اسے بابرکت بنا دیتا ہے، یہاں تک کہ لوگ اسکے مکان اور کپڑوں سے برکت لیتے اور فائدے اُٹھاتے ہیں۔[1]

جو ہو اللہ کا ولی اس کا | فیض دُنیا میں عام ہوتا ہے[2]

تبرکات میں شِفَا کے دلائل

قرآنِ کریم میں ہے، حضرت یُوسُف علیہ السَّلام کے والِدِ محترم، نبیٔ مکرم حضرت یعقوب علیہ السَّلام کی بینائی مبارک باقی نہ رہی تو حضرت یوسُف علیہ السَّلام نے اپنے بھائیوں کو فرمایا:

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ

(پارہ:13، سورۂ یوسف:93)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے مُنہ پر ڈال دینا وہ دیکھنے والے ہو جائیں گے۔

اللہُ اکبر! پتا چلا؛ جو چیز اللہ والوں کے ساتھ نسبت حاصِل کرلے، اللہ پاک اس چیز میں بھی ایسی برکت رکھ دیتا ہے کہ اس کے ذریعے شفائیں بھی ملتی ہیں، مشکلات بھی ٹل جاتی ہیں۔

تبرُّکات سے برکت حاصِل کرنے کا حکم

بُخاری شریف میں ہے، خادِمِ مصطفےٰ، حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک دِن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم خیبر سے واپس آرہے تھے، (صحابہ کرام علیہم الرّضوان بھی ساتھ تھے، مدینہ مُنَوَّرہ کے قریب پہنچے،) اُحد کی چوٹی

---

1 ...اَنْوارِ جمالِ مصطفےٰ، صفحہ:334 بتغیر۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:441۔

نظر آنے لگی، زِندہ نبی، مکی مَدَنی صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے اُحُد پر نگاہِ لطف ڈالی اور فرمایا: هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ یہ پہاڑ ہم سے محبّت کرتا ہے، ہم اِس سے محبّت کرتے ہیں۔[1]

اللہ اکبر! قُربان جایئے اُحُد کی قسمت پر! ہمیں برسوں ہوئے غلامیٔ رسول کے نعرے لگاتے ہوئے، قسمت والا تو وہ ہے جسے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے قبول کیا۔

اللہ کا مَحْبُوب بنے جو تمہیں چاہے | اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو[2]

جو حُضُور صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے محبّت کرے، حُضُور صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم جسے اپنا مَحْبُوب بتائیں، یقیناً اُس کی شان، اس کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے، لیکن اس جگہ جو اَہم نکتہ ہے، جسے سمجھنے اور دِل میں اُتارنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ، رسولِ خدا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کے اس عاشِق سے اُمت نے کیسا رَوِیّہ رکھنا ہے؟

رَسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے اُحُد پہاڑ سے اِظہارِ محبت کیا، اس کے بعد فرمایا: فَاِذَا جِئْتُمُوْهُ جب تم اُحُد پہاڑ کے پاس آؤ فَكُلُوْا مِنْ شَجَرِهٖ اِس پر اُگنے والے درخت کے پتے (برکت کے لیے) کھایا کرو![3]

اللہ اکبر! اللہ اکبر! غور کیجیے! بظاہِر بے جان نظر آنے والا پہاڑ اللہ کے آخری نبی، مکی مَدَنی صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے محبت کرے تو بابرکت ہو جاتا ہے، پھر بتایئے! ❁ کیا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ حُضُور صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے محبت نہیں کرتے تھے ❁ کیا داتا علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ کو حضور صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے محبت نہیں تھی ❁ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ

---

1 ... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل الخدمۃ فی الغزو، صفحہ: 746، حدیث: 2889۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ: 206۔
3 ... معجم اوسط، جلد: 1، صفحہ: 517، حدیث: 1905۔

❁ بابا فرید رحمۃُ اللہِ علیہ ❁ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ ❁ مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ ❁ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ ❁ ضیاء الدین مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ ❁ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اور ❁ دیگر بزرگانِ دین، اولیائے کرام، کیا ان سب کو دو جہان کے آقا، سب کے داتا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے محبت نہیں تھی؟ ضرور تھی، خُدا کی قسم! یہ سب عاشقِ رسول تھے بلکہ یہ حضراتِ عالی وقار لوگوں کو محبتِ رسول کے جام بھر بھر کر پلانے والے تھے، اگر اُحُد پہاڑ بابرکت ہو سکتا ہے تو کیا یہ اولیائے کرام بابرکت نہیں ہوں گے؟ پھر دیکھیے! بلند شان والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے محبت کی نسبت اُحُد پہاڑ کو ہوئی، بابرکت اُحُد پہاڑ ہوا لیکن حُضُور صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے اس پہاڑ پر اُگنے والے درخت کے پتوں کو کھانے اور اُن سے برکت حاصِل کرنے کا حکم دیا۔

مَعْلُوم ہوا؛ جو مَحْبُوبِ خُدا، پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی بارگاہ میں مَقْبُول ہو، یہ خود بھی بابرکت ہے، اس سے نسبت رکھنے والی چیزیں بھی بابرکت ہیں اور ہمارے سردار، مکی مَدَنی سرکار صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم چاہتے ہیں اور ترغیب دیتے ہیں کہ ان چیزوں کو بابرکت سمجھا بھی جائے اور ان سے برکت حاصِل بھی کی جائے۔

پھر بات یہیں ختم نہیں ہوئی، حدیثِ پاک میں اس سے آگے بھی حکم دیا گیا، فرمایا: وَلَوْ مِنْ عَضَاهِهٖ اگرچہ اُحُد پہاڑ پر اُگنے والے درخت کے صِرْف کانٹے ہی ملیں (برکت کے لیے وہی چبالیا کرو!)۔[1]

علّامہ مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (کانٹے چبانے کی چیز نہیں، انہیں چبانے کے لیے بہت مشقت اُٹھانی پڑے گی،) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کا مطلب یہ ہے کہ اُحُد پہاڑ جو

---

1 ... معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:517، حدیث:1905۔

بابرکت ہے، اس سے نسبت رکھنے والے درختوں سے برکت اگر آسانی سے نہ لے سکو تو خود کو مشقت میں ڈال کر بھی برکت حاصِل کرو![1]

پتا چلا تبرُّکات کی زیارت کے لیے، ان کے قریب جانے، انہیں چھونے، انہیں چومنے کے لیے لمبی لائن میں لگنا پڑے، مشکلات اُٹھانی پڑیں، تب بھی بندے کو چاہیے خود کو مشقت میں ڈالے، مشکلات اُٹھائے مگر تبرُّکات سے برکت حاصِل کرنے کا موقع ہاتھ سے ہرگز نہ جانے دے۔

ارے اَو ناسمجھ! قربان ہو جا ان کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

وضاحت: اے خوش نصیب انساں! اگر تجھے موقع مِلا ہے تو اِن کے دَرْ پر قُربان ہو جا...!! یہ سعادت ہر کسی کے نصیبوں میں نہیں ہوتی۔

وبائی مرض سے شفا مل گئی

ایک مرتبہ بغداد شریف میں طاعون کا مرض ظاہِر ہوا اَور اتنی شِدَّت اختیار کر گیا کہ روزانہ ایک ایک ہزار جنازے اُٹھنے لگے۔ لوگ گھبرا کر ولیوں کے سردار، حُضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور پریشانی کا ذِکْر کیا۔ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ہمارے مدرسے کے اِرْدگِرْد جو گھاس ہے، یہ رگڑ کر جسم پر لگاؤ اور اسے کھاؤ، اللہ پاک اس کی برکت سے بیماروں کو شِفا دے گا۔

مزید فرمایا: جو کوئی ہمارے مدرسے کے کنویں کا پانی پیئے گا، اسے بھی شفا ملے گی، لوگوں

---

1 ... فیض القدیر، جلد:1، صفحہ:239، تحت الحدیث:239 مَفْہُوماً۔

نے آپ کے فرمان پر عمل کیا تو اَلحمدُ لِلّٰہ! انہیں شفا ملنے لگی۔ **روای کہتے ہیں:** اس کے بعد حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی ظاہِری زندگی میں کبھی بھی بغداد میں طاعون نہیں آیا۔[1]

خُدا را! مَرہَم خاکِ قَدَم دے | جگر زخمی ہے، دِل گھائل ہے یا غوث![2]

وضاحت: اے غوث اعظم دستگیر! خدا کے لیے اپنے مبارک قدموں کی خاک کا مرہم عطا فرمائیں، کیونکہ جگر زخمی اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہے۔

پھولوں کے ہار میں ہر مرض کی شفا

حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: سید ایوب علی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رحمۃُ اللہِ علیہ کے عطا کردہ پھول تھے، فرماتے ہیں: جب تک یہ تَبَرُّک میرے پاس موجود رہا، مجھے کبھی دَوا کی ضرورت نہ ہوئی، سَر دَرْد ہوتا تو ان پھولوں کو پیس کر پیشانی پر لگالیتا، بُخار، زکام، کھانسی وغیرہ ہوتی تو ان ہی پھولوں کو پیس کر، پانی ملا کر پی لیا کرتا اور اللہ پاک کے کرم سے مرض دُور ہو جاتا۔[3]

تَبَرُّکات کی بے ادبی میں نحوست ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے آیتِ کریمہ کی وضاحت میں سُنا کہ قومِ عمالقہ جب تابُوتِ سَکِینَہ اُٹھا کر لے گئے، چونکہ یہ غیر مسلم تھے، انہیں تَبَرُّکات کی اہمیت سے کیا واسطہ تھا، چنانچہ انہوں نے تابوت شریف کو گندی جگہ رکھ دیا۔ اس بے ادبی کی نُحُوسَت یہ ہوئی کہ ان میں مختلف قسم کی بیماریاں پھیل گئیں اور ان کی کئی بستیاں اسی سبب سے

---

1 ... تفریح الخاطر، المنقبۃ الثالثۃ والثلاثون فی شفاء الناس... الخ، صفحہ: 43 ملتقطاً۔
2 ... حدائق بخشش، صفحہ: 262۔
3 ... حیات اعلیٰ حضرت، جلد: 3، صفحہ: 205۔

ہلاک ہو گئیں۔

پتا چلا؛ تبرکاتِ انبیا اور تبرکاتِ اولیا کی بے ادبی کرنا بہت خطرناک بات ہے، اس کی نُحُوست سے وبائیں پھیل جاتی ہیں، اس لیے ہمیں چاہیے کہ تبرکات کی ہمیشہ تعظیم کیا کریں۔

تبرکات کی تعظیم دل کے تقویٰ کی علامت ہے

قرآنِ کریم میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (پ17، سورۂ حج:32)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہر وہ چیز ❁ جس کی تعظیم کرنا ربّ کی عبادت کی نشانی ہو یا ❁ وہ نشان جن کے قیام کا ربّ نے حکم دیا ہو، وہ جگہ، وہ وقت اور وہ علامات جو دین کی نشانیاں ہوں، سب شَعَائِرُ اللہ ہیں۔[1]

ایک مقام پر فرماتے ہیں: ❁ ہر وہ چیز جس کو اللہ پاک نے دینِ اسلام یا اپنی قدرت قرار دیا ❁ ہر وہ چیز جس کو دینی عظمت حاصل ہو وہ شَعَائِرُ اللہ ہے ❁ یونہی انبیائے کرام، اولیائے کرام اور علما بھی شَعَائِرُ اللہ میں داخِل ہیں بلکہ یہ تو شَعَائِرُ اللہ بنانے والے ہیں یعنی جس چیز کو ان سے نسبت ہو جائے وہ شَعَائِرُ اللہ بَن جاتی ہے۔ مثلاً: ❁ کعبہ شریف اس لیے مُعَظَّم ہوا کہ اس کو انبیا سے نسبت ہے، حضرت ابراہیم علیہ السَّلام اس کو بنانے والے، حضرت اسماعیل علیہ السَّلام اس کی تعمیر میں مُعَاوَنت کرنے والے، سیدِ انبیاء، احمد مجتبیٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:158، جلد:2، صفحہ:104۔

وَسلَّم نے اس سے محبّت فرمائی ❁ عرفات (جہاں حج ہوتا ہے) ❁ مِنٰی (جہاں حاجی قربانی کرتے ہیں، انہیں بھی) باعظمت قرار دیا گیا، اس لیے کہ انہیں اللہ والوں سے نسبت ہے، مِنٰی میں اللہ کے 2 نیک بندوں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السّلام نے قربانی پیش کی۔[1]

غرض؛ ہر وہ چیز، ہر وہ جگہ جسے اللہ والوں سے نسبت ہو جائے، وہ شَعَائِرُ اللہ میں داخِل ہے اور اس کی تعظیم کرنا دِل کے تقویٰ اور پختہ ایمان کی نشانی ہے۔

صحابۂ کرام اور تعظیمِ تبرُّکات

اَلحمدُ لِلّٰہ! صحابۂ کرام علیہم الرّضوان سے لے کر آج تک سبھی عاشقانِ رسول کا مسلسل مَعْمُول ہے کہ تبرُّکات کی تعظیم کرتے، ان سے برکتیں حاصِل کرتے ہیں۔

حضرت بی بی اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ عنہا صحابیہ بھی ہیں۔ ایک بار سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ عنہا کے گھر تشریف لائے، گھر میں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، آپ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے مشکیزے کے منہ سے اپنا دَہن مبارک لگا کر پانی نوش فرمایا۔ چنانچہ حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ عنہا نے مشکیزے کا اگلا حِصّہ کاٹ کر اپنے پاس مَحْفُوظ کر لیا۔[2]

حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ عنہا کے پاس عِیدان کا ایک پیالہ تھا، جس کے بارے میں آپ فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے پانی، شہد، دودھ اور نبیذ ہر طرح کا مَشْرُوب اِس پیالے میں رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ

---

1 ... مواعظ نعیمیہ، صفحہ: 220 و 221 ملتقطاً۔
2 ... مسند ابن الجعد، صفحہ: 329، حدیث: 2255۔

وَسلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا ہے۔[1]

نماز کی جگہ سے تبرُّک

مسلم شریف میں ہے: حضرت عِتْبَان بن مَالِک رَضِیَ اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم میں عرض کی یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم! میری تمنا ہے کہ

اَنْ تَاْتِیَنِیْ فَتُصَلِّیَ فِیْ مَنْزِلِیْ فَاَتَّخِذَہٗ مُصَلًّی

ترجمہ: آپ میرے گھر تشریف لاکر کسی جگہ نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کے لیے متعین کرلوں۔[2]

صحابیٔ رسول کے جذبات دیکھیے! نماز اللہ پاک کے لیے پڑھنی ہے، بندگی رَبِّ کریم کی کرنی ہے، گھر اپنا ہے، جہاں دِل کرے نماز کی جگہ مقرّر کرلی جائے، کوئی ممانعت ہے بھلا...؟ اور پھر جب اللہ پاک کی بندگی کرنی ہے تو وہ جگہ تو خُود ہی بابرکت ہو جائے گی مگر صحابہ کا ایمان اور عشق صحابہ ہی کا تھا، بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: اے محبوب صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم! آپ تشریف لے آئیے! مبارک قدم لگا دیجیے! سجدہ فرما دیجیے! جہاں آپ کے مبارک قدم لگ جائیں گے، وہ جگہ بابرکت ہو جائے گی، اس کی برکت سے میرے سجدے بھی قبول ہو جائیں گے۔

امامِ نووی فرماتے ہیں:

فَفِیْہِ التَّبَرُّکُ بِاٰثَارِ الصَّالِحِیْنَ وَفِیْہِ زِیَارَۃُ الْعُلَمَاءِ وَالْفُضَلَاءِ وَالْکُبَرَاءِ

---

1 ...نسائی، کتاب الاشربہ، ذکر الاختلاف علی ابراہیم فی النبیذ، صفحہ: 905، حدیث: 5764۔
2 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی من مات علی التوحید...الخ، صفحہ: 38، حدیث: 33۔

اَتْبَاعِهِمْ وَتَبْرِيكِهِمْ اِيَّاهُمْ

ترجمہ: اس میں بزرگان دین کے آثار سے تبرُّک اور علما اور بزرگوں اور ان کے پیروکاروں کی زیارت اور ان سے برکات کا حصول ثابت ہے۔[1]

پانی بابرکت کرنے کا طریقہ

مسلم شریف میں ہی روایت ہے، صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کے ننھے بچوں کی عادَت تھی، صبح فجر کے وقت برتنوں میں پانی لے کر مسجدِ نبوی شریف کے سامنے حاضِر ہو جاتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ان برتنوں میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے جاتے،[2] جس کی برکت سے یہ پانی شِفا بخش بن جاتا، چنانچہ اس پانی کو پی کر برکتیں حاصِل کی جاتی تھیں۔[3]

برکت لینا طریقۂ مصطفٰے ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اب میں آپ کو ایک عجیب روایت سناؤں؛ طبرانی شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ اِلَى الْمَطَاهِرِ، فَيُؤْتَى بِالْمَاءِ، فَيَشْرَبُهٗ، يَرْجُو بَرَكَةَ اَيْدِى الْمُسْلِمِيْنَ

ترجمہ: جس حوض سے مسلمان وضو کرتے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس سے پانی منگواتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے حصولِ برکت کی نیت سے نوش فرماتے۔[4]

---

1 ... شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب الدلیل... الخ، جلد:1، جز:1، صفحہ:326، تحت الحدیث:33۔
2 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب قرب النبی صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم... الخ، صفحہ:911، حدیث:2324۔
3 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فی اخلاقہ... الخ، جلد:10، صفحہ:483، تحت الحدیث:5808 مفصلاً۔
4 ... معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:232، حدیث:794۔

اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ حضور پُر نور، سیدُ الْمُبَارِکِیْن صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم ہیں جن کی نعلینِ پاک کی خاک تمام جہانوں کے لیے تبرُّک اور سُرمۂ چشمِ دین و ایمان ہے، آپ اس پانی کو جو مسلمانوں کے ہاتھوں سے مس ہوا، تبرُّک ٹھہرائیں اور اسے منگوا کر بطور تبرک نوش فرمائیں، حالانکہ خُدا کی قسم! مسلمانوں کے ہاتھ، زبان، دِل و جان میں جو جو برکتیں ہیں، سب آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی عطائیں ہیں، آپ کی نعلینِ پاک کے صدقے نصیب ہوئیں، آپ کا یہ مبارک عمل تعلیمِ اُمّت کے لیے اور خوابِ غفلت میں بھٹکنے والوں کی تنبیہ کے لیے تھا کہ دلائل سے نہ سمجھیں تو اپنے آقا و مولیٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کا عَمَل مبارک دیکھ کر بیدار ہوں اور آثارِ اولیا و علما سے برکت کے طلب گار ہوں، پھر وہ کیسا محروم، نافہم شخص ہے جو خُدا کے محبوب بندوں کے آثار کو تبرُّک نہ جانے۔

بہر حال! **پیارے اسلامی بھائیو!** اَوْلیائے کرام سے نسبت رکھنے والی چیزیں تبرُّک ہیں، ان میں برکت رکھی جاتی ہے، ان کی تعظیم بھی کرنی چاہیے، ان کو چوم کر، ہاتھ لگا کر، جسم پر مَل کر برکتیں حاصِل کرنی چاہیے، اِن میں شِفَا بھی ہے، دُعاؤں کی قبولیت بھی ہے، یونہی تبرُّکات کو قبر کے اندر رکھنا تاکہ میّت کو ان کی برکتیں ملیں، یہ بھی احادیثِ کریمہ سے ثابت ہے۔ لہٰذا ہمارے عزیز رشتے دار فوت ہو جائیں تو ان کی قبر میں عہد نامہ، نعلین شریف کا نقش، اپنے پیر و مرشد کا شجرہ شریف وغیرہ ضرور رکھنا چاہیے۔

تبرُّک کی برکت سے نماز کی پابندی نصیب ہو گئی

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُ لِلّٰہ! تبرُّکات کی برکت سے گُناہوں کے مریض بھی شِفَا پا جاتے ہیں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں مَنْقُوْل ہے کہ ایک شخص جس

کا نام تھا: ملک خُدا بخش، اس نے دُنیاوی تعلیم حاصِل کی اور غیر مسلموں کے ہاں ہی ملازمت کرتا تھا، کہتا ہے: اُن کی ملازمت اور اُن کی صحبت کا بُرا اَثر ہوا کہ نمازوں کی پابندی جاتی رہی، ایک دِن میں پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے پینے کے لیے پانی منگوایا، 2 گھونٹ خود پیئے، باقی مجھے عطا فرمایا، بَس یہ برکت والا پانی پینا تھا کہ اللہ پاک نے نمازوں کا ایسا پابند بنایا کہ اس کے بعد کبھی نماز نہ چھوٹی۔[1]

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام اور اولیائے کرام کے تَبَرُّکات سے برکتیں لینے، ان کی عزّت و تعظیم کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قاعِدہ موبائِل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **مدنی قاعِدہ (Madani Qaida)**۔ اس ایپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (Audio) شامِل کی گئی ہے یعنی اس ایپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (Click) کریں گے، آڈیو (Audio) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس ایپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (Practice) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ اس ایپلی کیشن سے خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

---

1 ...مہر منیر، صفحہ: 593 بتغیر قلیل۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: نماز میں دُنیوی خیالات سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

وضاحت: عموماً بعض افراد کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ نماز میں دنیوی خیالات آتے رہتے ہیں، بعد میں یہ وسوسہ رہتا ہے کہ کیا ہماری نماز ادا ہوگئی یا نہیں؟ مسئلہ توجہ سے سماعت فرمایئے گا! نماز کے فرائض اور واجبات پورے کر لیے اور ظاہری طور پر نماز کو فاسد کرنے والا کوئی عمل نہیں پایا گیا تو نماز ادا ہو جائے گی، البتہ نماز اللہ پاک کے حضور حاضری ہے پوری توجہ، خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر بیماری سے شفا کا وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاسِطُ

مریض اپنی دَوا اَور پانی کی بوتل پر اوّل آخر 3 بار درودِ پاک کے ساتھ 100 بار اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاسِطُ پڑھ لے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! جیسی بھی بیماری ہو، شفا ملے گی۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...دار الافتاء اہلسنت غیر مطبوع، فتویٰ نمبر: Web-1523۔

2 ...https://www.dawateislami.net/gallery/24144۔